السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر باپ بیٹے میں نااتفاقی ہو اور باپ اپنے بیٹے کی لڑکی، یعنی اپنی پوتی کا عقد اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے یعنی بغیر بیٹے کی رضامندی کے کسی سے نکاح کر دے تو یہ نکاح جائز ہوا یا ناجائز؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ نکاح ناجائز ہوا، اس لیے کہ باپ کے رہتے ہوئے دادا ولی نہیں ہے۔ پس یہ نکاح بلا اجازت ولی کے ہوا اور جو بلا اجازت ولی کے ہو باطل اور ناجائز ہے صحیح بخاری (3/154 مصری) میں ہے :

باب من قال: لانکاح الا بولی لقول اللہ تعالیٰ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ (البقرہ: 232) فدخل فیہ الثیب وکذلک البکر وقال: وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وقال: وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرته ان النکاح فی الجاہلیة کان علی اربعة انحاء فنکاح منہا نکاح الناس الیوم یخطب الرجل الی الرجل ولیتہ او ابنتہ فیسبقها ثم ینکحها فلما بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحق ہدم نکاح الجاہلیة کلہ الا نکاح الناس الیوم الی آخر الباب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب[1]

(باب جس نے کہا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "پس تم ان کو مت روکو۔" اس میں ثیبہ اور باکرہ سب داخل ہیں نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اور (اپنی عورتیں) مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔" نیز اس کا فرمان ہے۔ "اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عوتوں کا نکاح کر دو۔ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح سے نکاح ہوتے تھے ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کی طرف پیش قدمی کر کے اس سے نکاح کرتا۔ پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ رسول بن کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے تمام نکاح باطل قرار دیے صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4834)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 481

محدث فتویٰ